باب 2

حقوق : آئین ہند کے تحت

تمہید

آئین، محض حکومت کے مختلف اعضاء کی تشکیل اور ان کے مابین رشتوں سے متعلق نہیں ہے۔سب سے اہم بات یہ ہے کہ آئین وہ دستاویز ہے جو حکومت کے اختیارات کے حدود متعین کرتی ہے اور ایک ایسی جمہوری نظام کی یقین دہانی کراتی ہے جس میں سب کے لیے مخصوص حقوق ہوتے ہیں۔اس باب میں ہم آئین میں شامل حقوق کا، مطالعہ کریں گے۔آئین کے تیسرے حصّہ میں بنیادی حقوق کی فہرست دی گئی ہے اور ان حقوق پر بندشوں کا ذکر بھی ہے۔گذشتہ پچاس سالوں میں، حقوق کا دائرہ بدلا ہے اور کچھ حد تک مزید وسیع ہوگیا ہے۔اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد، آپ کو علم ہوگا:

- آئینِ ہند میں شامل مختلف بنیادی حقوق کیا ہیں؟
- ان حقوق کا تحفظ کیسے ہوتا ہے؟
- ان حقوق کے تحفظ اور تشریح میں، عدلیہ کا کیا کردار ہوتا ہے؟ اور
- بنیادی حقوق اور مملکت کے رہنما اصولوں کے درمیان کیا فرق ہے؟

© NCERT not to be republished

حقوق کی اہمیت

1982 میں، ایشیا ئی کھیلوں کے لیے تعمیراتی کام کے دوران، چند ٹھیکیدا روں کے ساتھ معاھدہ کیا گیا۔ان ٹھیکیدا روں نے، فلائی اووزر اور اور اسٹیڈیم تعمیر کا کام کرنے کی غرض سے، ملك کے مختلف حصّوں کے ضرورت مند، تعمیر کرنے والے مزدوروں کو ملازم رکھا۔ان مزدوروں سے قابلِ رحم حالات میں کام لیا گیا اور ان کے لیے مقرر کم ازکم اجرت سے بھی کم مزدوری دی گئی۔

سماجی علوم کے ماھرین کی ایك جماعت نے، ان کے خراب حالات کا جائزہ لیا اور سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی۔دراصل کسی مزدور کو، طے شدہ کم سے کم اجرت سے بھی کم اُجرت پر کا م کرانا، ان کو بھکاری یا بندھوا مزدور بنانے کے مترادف ھے، جو استحصال کے خلاف بنیادی حق کی صریح خلاف ورزی ھے۔عدالت نے فیصلہ دیا کہ کسی شخص کی غریبی سے فائدہ اٹھانا اور اس کو طے شدہ کم از کم اجرت سے بھی کم اجرت دینا، بندھوا مزدوری ھے اور آئین کے تحت اس کے حقوق کی خلاف ورزی۔ عدالت نے حکومت کو ھدایت دی کہ ان ہزاروں مزدوروں کو کام کے عوض طے شدہ اجرت دی جائے۔

مچھال لالنگ : اس وقت 23 سال کا تھا جب اس کو حراست میں لیا گیا۔آسام کے ضلع موری گاؤں کے "چھوبوری" نامی گاؤں کے باشندے، مچھال پرالزام تھا: شدید نوعیت کے زخم پہنچانا۔مقدمہ میں پیش ہونے کے لیے ذھنی حالت ٹھیك نہ تھی۔لھذا اس کو تیج پور کے لوك پر یہ گوپی ناتھ بورڈلوئی دماغی اسپتال میں علاج کے لیے بھیج دیا گیا۔

مچھال کا علاج کا میاب ھوا۔ اور 1967،1996 میں دوبارہ، ڈاکٹروں نے جیل حکام کو اطلاع بھیجی کہ وہ اپنے دفاع کے قابل ھے، لیکن کسی نے کوئی توجہ نھیں دی۔ مچھال لالنگ بدستور عدالتی تحویل میں رہ رھاتھا۔ مچھال کو جولائی 2005 میں آزادی ملی۔ اس وقت وہ 77سال کا تھا۔ اس نے حراست میں 54سال گزارے اور اس دوران اس کی ایك بھی پیشی نھیں ھوئی ۔ وہ اس وقت آزادھواجب قومی کمیشن برائے حقوق انسانی کے ذریعہ مقرر کردہ ایك ٹیم نے ریاست میں زیرسماعت ملزموں کا جائزہ کیا۔

اگر مچھال ایك امیراور طاقت ورانسان ھوتا تو کیا ھوتا؟ اگر اُن ٹھیکیداروں کے ساتھ کام کرنے والے انجینیئرھوتے؟ کیا ان کے حقوق کی خلاف ورزی ھوپاتی؟

© NCERT not to be republished

مچھال کی پوری زندگی محض اس لئے برباد ہوگئی کیوں کہ اس کے خلاف مقدمہ چلایا ہی نہیں گیا۔ ہمارا آئین ہر شہری کو زندگی اور آزادی کا حق دیتا ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ ہر شہری کو منصفانہ اور تیز ردسماعت کا حق حاصل ہے۔ مچھال کا کیس ظاہر کرتا ہے کہ جب حقوق پر سنجیدگی اور نیک نیتی سے عمل نہیں ہوتا تو کیا ہوتا ہے۔

پہلے معاملہ میں بھی، آئین میں فراہم کردہ حقوق کی خلاف ورزی ہوئی تھی۔ لیکن اس کو عدالت میں چیلنج کیا گیا۔ نتیجتاً، مزدوروں کو مناسب اجرت کا واجب حق حاصل ہوا، محنت کشوں کو، استحصال کے خلاف آئینی ضمانت نے دلایا۔

حقوق کا منشور

یہ دونوں مثالیں، حقوق کی ملکیت اور ان کے حقیقی عمل کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہیں۔ یہ یقینی بنانے کے لئے کہ افراد کے کچھ حقوق ہیں اور یہ کہ حکومت ان حقوق کو تسلم کرتی ہے۔ بہت سے جمہوری ممالک میں اکثر یہ ہوتا ہے کہ آئین میں ہی حقوق کی فہرست شامل کر لی جاتی ہے۔ آئین میں مذکور اور محفوظ حقوق کی فہرست کو، حقوق کا منشور کہا جاتا ہے یہ منشور حکومت کو اس بات کی ممانعت کرتا ہے کہ وہ افراد کے حقوق کے خلاف قدم نہ اٹھائے اور خلاف ورزی کی شکل میں، مناسب تدارک کرے۔

آئین، افراد کے حقوق کی حفاظت، کیسے کرتا ہے؟ کس شخص کے حقوق کو دوسرے شخص یا کس نجی تنظیم سے خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ ایسی حالت میں، فرد کو حکومت کی حفاظت کی ضرورت ہوگی۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ فرد کے حقوق کی حفاظت کی حکومت پابند ہو۔ دوسری جانب، حکومت کے اعضاء (مجلس قانون ساز، مجلس عاملہ، افسر شاہی اور یہاں تک کہ عدلیہ بھی) اپنی کارکردگی کے حقوق پر غلط اثر ڈال سکتے ہیں۔

مجھے مل گیا۔ حقوق کا منشور، ایک وارنٹی کارڈ کی طرح ہے جو ہم کو ٹی۔وی یا پنکھا خریدتے وقت ملتا ہے۔ یہی ہے نا؟

آئینِ ہند میں بنیادی حقوق

جدوجہد آزادی کے دوران، تحریک کے سربراہان نے حقوق کی اہمیت کو محسوس کر لیا تھا اور مطالبہ کیا تھا کہ برطانوی حکمراں، عوام کے حقوق کا احترام کریں۔ 1928 میں

© NCERT not to be republished

جنوبی افریقہ کے آئین میں حقوق کا منشور

جنوبی افریقہ کے آئین کا اجرا دسمبر1996 میں ہوا۔اس کی تخلیق اوران کا اطلاق ایسے وقت پر ہواجب نسلی حکومت کی تحلیل کے بعد،جنوبی افریقہ بدستورخانہ جنگی سے دوچارتھا۔جنوبی افریقہ کے آئین کے مطابق اس کا منشور حقوق، ایک دوسرے پر سبقت، مردوں اور عورتوں میں امتیاز،حمل، ازدواجی حیثیت، نسلی یا معاشرتی بنیاد، رنگ، عمر، معذوری، مذہب، ضمیر، یقین، ثقافتِ زبان اور ''پیدائش'' کی بنا پر امتیاز کی ممانعت کرتاہے۔ یہ غالبًا سب سے زیادہ وسیع تر اختیارات شہریوں کو عطا کرتا ہے ۔ایک خصوصی آئین میں بنیادی حقوق کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

جنوبی افریقہ کے آئین میں شامل کچھ بنیادی حقوق یہ ہیں:۔

- وقار کا حق
- خلوت کا حق
- منصفانہ محنت کشی کا حق
- صحت مند ماحول کا حق اور ماحولیات کی حفاظت کا حق
- مناسب رہائش کا حق
- صحت کی نگہداشت،خوراک،پانی اور سماجی تحفظ کا حق
- بنیادی اور اعلیٰ تعلیم کا حق
- تہذیبی، مذہبی اورلسانی برادریوں کا حق
- حقِ اطلاع

ہی، بہت پہلے، موتی لعل نہرو کمیٹی نے حقوق کے منشور (BILL OF RIGHTS) کا مطالبہ کیا۔ یہ فطری بات تھی کہ جب ہندوستان آزادہوا اور آئین کی تشکیل ہوئی تو آئین میں،حقوق کی سہولیت اور تحفظ سے متعلق دورائے نہیں تھیں۔آئین نے حقوق کی ایک فہرست مرتّب کی جو خاص طور پر محفوظ کی گئی اوران کو''بنیادی حقوق'' کہا گیا۔

لفظ''بنیادی'' کے معنی یہ تجویز کئے گئے کہ ان سے متعلق حقوق اتنے اہم ہیں کہ آئین میں ان کی علاحدہ فہرست شامل کی گئی ہےاوران کے تحفظ کے لئے خصوصی وفعات طے کی گئی ہیں۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ یہ حقوق اس قدر اہم ہیں کہ آئین کے مطابق ،خود حکومت بھی ان کی خلاف ورزی نہیں کرسکتی۔

بنیادی حقوق اور جو دوسرے حقوق ہمیں حاصل ہیں، دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔جب کہ عام قانونی حقوق کا تحفظ اور نفاذ، عام قانون کے ذریعہ ہوتا ہے، بنیادی حقوق کا تحفظ اور ضمانت خود ملک کا آئین دیتا ہے۔ عام حقوق میں تبدیلی لانے کے لئے مجلس قانون ساز، عام قانونی طریقہ اختیار کرتی ہے، جب کہ بنیادی حقوق میں تبدیلی لانے کے لئے خود آئین میں ترمیم ضروری ہوجاتی ہے۔اس کے علاوہ،حکومت کا کوئی عضو،اس طریقہ سے کام نہیں کرسکتا جس سے ان بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔جیسا کہ ہم درج ذیل باب میں مطالعہ کریں گے،ان بنیادی

حقوق کی حفاظت کی ذمہ داری عدلیہ کے سپرد کی گئی ہے تا کہ حکومت ان کی خلاف ورزی نہ کر سکے، ایسی خلاف ورزی یا بغیر کسی دلیل کے، ان حقوق پر پابندی لگائی جانے کی شکل میں عدالت، مجلس عامہ یا مجلس قانون ساز کے عمل

اپنی معلومات چیک کیجیے

آئین ہند میں بنیادی حقوق کا موازنہ، جنوبی افریقہ کے منشور سے کیجیے اور ایک فہرست تیار کیجیے اور وضاحت کیجیے :

- دونوں آئین میں مشترک
- جنوبی افریقہ میں دستیاب لیکن ہندوستان میں نہیں
- جنوبی افریقہ نے واضح طور سے عطا کیا، لیکن آئین ہند میں مبہم طریقہ سے۔

حقِ مساوات

مندرجہ ذیل دو صورتِ حال پر غور کیجیے۔ یہ محض خیالی صورت حال ہے لیکن ایسے مواقع ہو سکتے ہیں۔ آپ کے خیال میں کیا یہ، بنیادی حقوق کی خلاف ورزیاں ہیں؟

سودیش کمار اپنے گاؤں جاتا ھے۔ اس کے ھمراہ اس کا ایک دوست بھی ھے۔ گاؤں کی سٹرک کے کنارے بنے ایک ھوٹل میں وہ دونوں چائے پینے کا ارادہ کرتے ھیں۔ دکاندار، سودیش کمار کو جانتا تھا لیکن اس کے دوست کا نام اور ذات نہیں جانتا تھا۔ یہ معلوم کرنے کے بعد، دکان دار نے سودیش کمار کو چینی کے ایک مگ میں چائے پیش کی۔ جب کہ اس کے دوست کو مٹی کے پیالے میں کیوں کہ وہ ایک نچلی ذات سے تعلق رکھتا تھا۔

خبریں پڑھنے والوں (News Readers) میں سے چار کو، ایک ٹیلی ویژن چینل کے ذریعہ آرڈر بھیجا جاتا ھے کہ آئندہ وہ پردہ پر خبریں نہیں پڑھیں گے۔ وہ سب خواتین ھیں۔ وجہ یہ بتائی گئی ھے کہ وہ 45 سال سے زیادہ عمر کی ھیں ۔ اسی عمر کے دو مردوں کو خبریں پڑھنے سے منع نہیں کیا گیا۔

آئین ہند
حصّہ III : بنیادی حقوق

حقِ مساوات
Right to Equality

- ✓ قانون کی نظر میں برابری
- ✓ قانون کی مساوی حفاظت
- ✓ مذہبی بنیاد پر امتیاز کی پابندی
- ✓ دکانوں، نہانے کے تالاب اور ہوٹلوں میں داخلہ کا مساوی حق
- ✓ روزگار کے مساوی مواقع
- ✓ خطابات دینے کا خاتمہ
- ✓ چھوت چھات (امتیاز) کا خاتمہ

مذہبی آزادی کا حق
Right to freedom of religion

- ✓ ضمیر اور مذہب کی آزادی
- ✓ مذہبی امور کے انتظام کی آزادی
- ✓ بعض اداروں میں مذہبی تعلیمات مہیا کرانے کی آزادی

استحصال کے خلاف حق
Right against exploitation

- ✓ جبری خدمت کی ممانعت
- ✓ خطرناک پیشوں میں بچوں کے روزگار کی ممانعت

ذاتی آزادی کا حق
Right to liberty
Personal freedoms

- ✓ تقریر و اظہار کا حق
- ✓ پُرامن طریقہ سے جمع ہونا انجمنیں بنانا
- ✓ پورے ہندوستان میں آزادی سے آنا جانا ہندوستان کے کسی بھی حصّہ میں رہائش اختیار کرنا اور مستقلاً رہنا
- ✓ کوئی بھی پیشہ یا کاروبار کرنا تجارت یا بزنس کرنا زندگی اور آزادی کا حق ملزموں اور مجرموں کے حقوق

آئینی چارہ جوئی کا حق
عدالتوں سے رِٹ جاری کرانے کی غرض سے رجوع کا حق

اقلیتی گروہوں کے تہذیبی اور تعلیمی حقوق
Cultural and educational Rights of minority groups

- ✓ اقلیتوں کی زبان و تہذیب کی حفاظت
- ✓ اقلیتوں کو تعلیمی ادارے قائم کرنے کا حق

باب 2 :حقوق: آئین ہند کے تحت

مندرجہ بالا، دونوں مثالیں واضح طور پر امتیاز برتنے کی ہیں۔ ایک واقعہ میں امتیاز، ذات پات کی بنا پر ہے اور دوسرے میں جنس (SEX) کی بنا پر۔ آپ کے خیال میں کیا چھوت چھات حق بجانب ہے؟

حقِ مساوات، ایسے اور دوسرے امتیازات کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ عام مقامات جیسے دکانیں، ہوٹل، تفریحی مقامات، کنویں، نہانے کے تالاب، عبادت گاہوں وغیرہ میں داخلہ کا مساوی حق عطا کرتا ہے۔ اس حق کے تحت مذہب، نسل، ذات، جنس، جائے پیدائش یا ان میں سے کسی ایک کی بنا پر کسی کے لیے کوئی امتیاز نہیں برتا جا سکتا۔

مندرجہ بالا وجوہات میں سے کسی بھی بنا پر، عام روزگار میں امتیاز برتنے کی بھی، آئین مخالفت کرتا ہے۔ یہ حق بہت اہم ہے کیوں کہ ہندوستانی معاشرہ، غیر لچک دار معاشرتی وراثت پر مشتمل ہے جو سماجی عدم مساوات کی اجازت دیتا ہے۔

کیا ہمارے ملک میں واقعی ایسا ہوتا ہے؟ یا یہ سب کچھ محض خیالی ہے؟

چھوت چھات یا امتیاز کا رواج، عدم مساوات کا بھونڈا اظہار ہے۔ حقِ مساوات کے تحت اس کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اسی حق کے تحت، حکومت کسی شخص کو، کسی خطاب سے نہیں نوازے گی سوائے اُن کے جنہوں نے فوجی یا علمی میدان میں نمایاں کام انجام دیا ہو۔ اس طرح حقِ مساوات کے ذریعہ ہندوستان، ہر شخص کے وقار اور مرتبہ کو مساوی حیثیت دیتا ہے اور ملک کو ایک سچی جمہوریت بنانے کے لیے کوشاں ہے۔

کیا آپ نے آئین ہند کی تمہید (PREAMALE) کو پڑھا ہے؟ اس میں مساوات کا بیان کیسے کیا گیا ہے؟ آپ پائیں گے کہ تمہید، مساوات کے بارے میں دو چیزوں کا ذکر کرتی ہے : مساواتِ حیثیت اور مساواتِ مواقع، مساواتِ مواقع کے معنی ہیں کہ معاشرے کے تمام طبقوں کو برابر مواقع حاصل ہوں گے۔ لیکن ایک ایسے معاشرہ میں جہاں کئی قسم کی معاشرتی عدم مساوات موجود ہیں، برابر مواقع کے کیا معنی ہیں؟ آئین وضاحت کرتا ہے کہ حکومت،

> دفعہ 16 (4) : ''اس دفعہ کا کوئی امر تقررات یا عہدوں کو شہروں کے کسی ایسے پسماندہ طبقہ کے حق میں جس کی مملکت کے تحت ملازمتوں میں مملکت کی رائے میں کافی نمائندگی نہ ہو محفوظ کرنے کے لیے کوئی توضیح کرنے میں مانع نہ ہوگا۔

© NCERT not to be republished

معاشرے کے مختلف طبقوں، عورتوں، بچوں اور سماجی اقتصادی طور سے پس ماندہ جماعتوں کی ترقی کے لیے خصوصی اسکیمیں اور طریقہ اختیار کرسکتی ہے۔آپ نے، ملازمتوں اور داخلوں میں ریزرویشن کے بارے میں سُنا ہوگا۔آپ کو تعجب ہوا ہوگا کہ جب ہم نے اصول مساوات اپنایا ہے تو ریزرویشن کیوں؟ حقیقت یہ ہے کہ آئین کی دفعہ 16 (4) اس کی وضاحت کرتی ہے کہ ریزرویشن جیسی حکمتِ عملی کو، حقِ مساوات کی خلاف ورزی نہ سمجھا جائے۔اگر آپ آئین کی روح پر غور کریں تو یہ انتظام، مساوی مواقع کے حق کی تکمیل کے لیے ہے۔

آپ ایک جج ہیں

آپ کو ہادی بندھو کا ایک پوسٹ کارڈ موصول ہوا ہے جس کی شناخت یہ ہے کہ وہ اڑیسہ میں ضلع پوری میں ایک ''دلت برادری کا ممبر'' ہے۔اس کی ذات کے لوگوں نے اس پرانی روایت کے مطابق کام کرنے سے منع کردیا کہ ''اونچی ذات'' کے دولہا اور ان کے مہمانوں کے پیر دھوئیں۔انتقام کے طور پر، اس برادری کی عورتوں کو مارا پیٹا گیا اور ان کو برہنہ کرکے جلوس نکالا گیا۔پوسٹ کارڈ لکھنے والا کہتا ہے : ''ہمارے بچے تعلیم یافتہ ہیں۔وہ اعلیٰ ذات کے لوگوں کے پیر دھونے کی رسم ورواج پر چلنا نہیں چاہتے اور نہ ہی دعوت کے بعد کا جھوٹا کھانا صاف کرنے اور برتن دھونے کی رسم جاری رکھنا چاہتے ہیں''۔

یہ جانتے ہوئے کہ یہ حقیقت ہے، آپ کو طے کرنا ہے: کیا یہ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے؟ آپ اس معاملہ میں حکومت کو کیا حکم دیں گے؟

دفعہ 21 : ''کسی شخص کو اس کی جان یا شخصی آزادی سے قانون کے ذریعہ قائم کیے ہوئے ضابطہ کے سِوا کسی اور طریقہ سے محروم نہ کیا جائے گا۔''

حق آزادی

مساوات، آزادی یا خودمختاری، دو ایسے حقوق ہیں جو جمہوریت کے لیے اہم ترین ہیں۔ دونوں کا ایک دوسرے کے بغیر تصور ناممکن ہے۔ آزادی کے معنی ہیں فکر، اظہار اور عمل کی آزادی۔ کسی صورت میں اس کے معنی ہرگز یہ نہیں کہ اپنی پسند یا ناپسند کی آزادی حاصل ہو۔ اگر ایسا کرنے کی اجازت دی جاتی تو بڑی تعداد میں عوام اپنی آزادی کا لطف نہ اٹھا سکتے۔ لہٰذا آزادیوں کے معنی اس طرح وضع کیے گئے ہیں کہ ہر شخص دوسرے کی آزادی کو خطرہ سمجھے بغیر اور امن و امان کو نقصان پہنچائے بغیر، اپنی آزادی کا لطف اٹھا سکے گا۔

حق زندگی اور ذاتی آزادی

آزادی کے حقوق میں سب سے اوّل حق، حق زندگی اور آزادی کا حق ہے۔ کسی شہری کو زندگی کے حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ سوائے اس عمل کے جو قانون کے ماتحت ہو۔ اسی طرح کسی شخص کو اس کی ذاتی آزادی کے حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا، اس کے معنی یہ ہوئے کہ کسی بھی شخص کو بغیر وجہ بتائے گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔ اگر گرفتار کر لیا جاتا ہے تو اس شخص کو اپنی مرضی کے مطابق یا وکیل کے ذریعہ، اپنے دفاع کا حق حاصل ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ، پولیس کے لیے ضروری ہے کہ اس شخص کو قریبی مجسٹریٹ کے سامنے، 24 گھنٹہ کے اندر اندر پیش کرے۔ مجسٹریٹ، جو پولیس کا حصّہ نہیں ہوتا، طے کرے گا کہ گرفتاری حق بجانب ہے یا نہیں۔

یہ حق محض کسی شخص کی زندگی چھین لینے کے خلاف ضمانت تک محدود نہیں ہے بلکہ اس میں بہت زیادہ پیچیدگیاں شامل ہیں۔ اس عرصہ میں سپریم کورٹ کے ذریعہ دیے گئے مختلف فیصلوں نے، اس حق کے دائرہ کو بڑھا دیا ہے۔ سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ میں کہا ہے کہ اس حق میں،

کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ معاملات میں قانون کے ذریعے کسی کی جان بھی لی جاسکتی ہے؟ یہ بات تو کچھ عجیب سی لگتی ہے۔ کیا اس سلسلے میں کوئی مثال آپ کے ذہن میں آتی ہے؟

© NCERT not to be republished

انسانی وقار کے ساتھ زندہ رہنے کا حق، استحصال سے آزادی کا حق بھی شامل ہے۔ عدالت نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ حق زندگی میں تحفظ اور روزی روٹی / روزگار کا حق بھی شامل ہے کیوں کہ کوئی شخص وسائل زندگی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اور یہی اس کی تحفظ کا ذریعہ بھی ہے۔

انسدادی نظر بندی

عام طور پر کس شخص کو اس وقت گرفتار کیا جاتا ہے جب اس کے ارتکابِ جرم کی رپورٹ درج ہو۔ لیکن کچھ لوگ اس سے مستثنیٰ بھی ہیں۔ یعنی کسی شخص کو محض اس خوف کی بنا پر بھی گرفتار کیا جاسکتا ہے کہ وہ کسی غیر قانونی عمل میں ملوث ہوسکتا ہے یا ہوسکتی ہے اور اس کو، مندرجہ بالا قانونی طریقہ پر عمل کیے بغیر، جیل میں نظر بند بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس کو انسدادی نظر بندی (Preventive Detention) کہتے ہیں۔ اس کے معنی ہیں کہ اگر حکومت یہ محسوس کرتی ہے کہ کوئی شخص امن وامان یا ملک کی سلامتی کے لیے خطرہ ہوسکتا ہے تو اس کو احتیاطاً، وقتی طور پر نظر بند یا گرفتار کیا جاسکتا ہے۔ یہ انسدادی نظر بندی تین ماہ کے لیے بڑھائی جاسکتی ہے۔ تین ماہ کے بعد، ایسا معاملہ نظر ثانی کے لیے، کسی مشاورتی بورڈ کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے۔

بظاہر، انسدادی نظر بندی، حکومت کے ہاتھ میں ایسا موثر ہتھیار ہے جس سے سماج دشمن یا تخریب کار عناصر سے نپٹا جاسکتا ہے لیکن اکثر حکومت اس دفعہ کا غلط استعمال کر بیٹھتی ہے۔ بہت سے لوگ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ کچھ مخصوص حالات میں نپٹنے کے لیے یہ ضروری ہے، لیکن قانون کے استعمال میں احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ اس کا انتظام ہونا چاہیے تاکہ صرف حق بجانب حالات میں ہی اس قانون کو عوام کے خلاف استعمال کیا جاسکے ہے۔ درحقیقت، حق آزادی، شخصی آزادی اور انسدادی نظر بندی کی دفعات کے درمیان کافی کشیدگی ہے۔

دوسری آزادیاں

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ حق آزادی کے تحت کچھ اور حقوق بھی ہیں، لیکن یہ حقوق مکمل نہیں ہیں۔ ان میں سے ہر حق پر، حکومت کے ذریعہ، کچھ نہ کچھ پابندیاں عائد ہیں۔

مثال کے طور پر، آزادیٔ تقریر واظہار پر امنِ عامہ، سلامتی اور اخلاق وغیرہ کی پابندیاں ہیں۔ جمع ہونے کی آزادی پر، پُر امن طریقہ سے اور بغیر ہتھیاروں کے جمع ہونے پر پابندی نہیں ہے۔ کسی خاص علاقہ میں پانچ اشخاص

© NCERT not to be republished

کے جمع ہونے کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے، حکومت ان پر پابندی لگا سکتی ہے۔ بعض اوقات، انتظامیہ ان اختیارات کا غلط استعمال کرتی ہے۔ حکومت کی کسی حکمت عملی یا اقدام کے خلاف جائز احتجاج پر حکومت پابندی عائد کر سکتی ہے۔ لیکن اگر عوام اپنے حقوق کے تئیں بیدار ہیں اور حکومت کے ایسے اقدام کے خلاف احتجاج کا راستہ اختیار کریں، تو انتظامیہ کے ذریعہ ان کا بے جا استعمال کم ہوگا۔ آئین ساز مجلس میں خود ہی بعض ممبران نے، حقوق پر پابندیوں کے تئیں غیر اطمینانی کا اندیشہ ظاہر کیا تھا۔

سوم ناتھ لاہری
(CAD, Vol. III, p. 404)

''میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ بنیادی حقوق، پولیس کانسٹیبل کے نقطۂ نظر سے تشکیل کیے گئے ہیں۔ آپ غور کریں گے کہ چھوٹے سے چھوٹا حق بھی تسلیم کیا گیا ہے لیکن ہر حق کے ساتھ ایک ضمیمہ موجود ہے۔ تقریباً ہر دفعہ کے ساتھ ایک ضمیمہ جڑا ہوا ہے جو اس حق کو پوری طرح چھین لیتا ہے۔

بنیادی حقوق سے متعلق ہمارا نظریہ کیا ہونا چاہیے؟ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہم چاہتے ہیں کہ جو کچھ ہمارے عوام چاہتے ہیں، ہر وہ حق اس میں شامل ہونا چاہیے۔''

ملزم کے حقوق

ہمارا آئین اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ وہ اشخاص جن پر مختلف الزامات عائد کیے گئے ہیں، ان کو مناسب تحفظ حاصل ہوگا۔ اکثر ہم یہ سوچ لیتے ہیں کہ جس شخص پر کوئی الزام عائد کیا گیا ہے وہ مجرم ہے۔ لیکن کوئی بھی شخص، اس وقت تک مجرم نہیں ہوتا جب تک کہ عدالت اس پر الزام ثابت نہ کر دے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ جس شخص پر کوئی الزام عائد کیا گیا ہو۔ اس کو اپنے دفاع کا مناسب موقع ملنا چاہیے۔ عدالتوں میں سماعت کو منصفانہ بنانے کی غرض سے، تین چیزیں مہیا کرائی گئی ہیں۔

- ایک ہی جرم کے لیے ایک شخص کو ایک دفعہ سے زیادہ سزا نہیں دی جا سکتی۔
- پرانی تاریخوں میں کیے گئے کسی کام کو غیر قانونی قرار نہیں دیا جا سکتا اور
- کسی بھی شخص کو اپنے ہی خلاف شہادت دینے کے لیے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

اپنی معلومات چیک کیجئے

آپ کے خیال میں، کیا موجودہ صورت حال، حق آزادی پر پابندیوں کا مطالبہ کرتی ہے؟ اپنے جواب کی حمایت میں وجوہ بتایئے۔

(a) شہر میں فرقہ وارانہ فساد کے بعد لوگ ایک امن جلوس نکالنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔

(b) دلتوں کو ایک مندر میں داخلہ سے روک دیا گیا۔ مندر میں زبردستی داخلہ کے لئے جلوس نکالا جارہا ہے۔

(c) سینکڑوں قبائلی اپنے روایتی ہتھیاروں، تیر کمانوں اور کلہاڑیوں کے ساتھ، ایک راستہ روکے ہوئے ہیں۔ وہ مطالبہ کررہے ہیں کہ صنعت قائم کرنے کے لئے دی جانے والی فالتو زمین ان کو پس دی جائے۔

(d) ایک ذات ہرمنی پنچایت، ذات برادری سے باہر شادی کرنے والے جوڑے کو سزا دینے کے لئے میٹنگ کررہی ہے۔

استحصال کے خلاف حق

ہمارے ملک میں لاکھوں لوگ ایسے ہیں جو محروم اور مصیبت زدہ ہیں۔ وہ اپنے ہی ساتھی انسانوں کے ہاتھوں استحصال کا شکار ہوسکتے ہیں۔ ہمارے ملک میں اس قسم کے استحصال کی ایک شکل ''بیگار'' یا جبریہ مزدوری موجود ہے جو بغیر تنخواہ کے کرائی جاتی ہے۔ استحصال کی تقریباً ایک اور ایسی ہی شکل، انسانوں کی غلاموں کی حیثیت سے خرید وفروخت ہے۔ ماضی میں جبریہ مزدوری کا رواج، زمینداروں، قرض دینے والے ساہوکاروں اور دوسرے مالدار لوگوں نے قائم کررکھا تھا۔ اب اسے ایک جرم قرار دے دیا گیا ہے اور اس کا مرتکب،

ان بنیادی حقوق کے نام بتایئے جن کا استحصال اس تصویر میں بیان کیا گیا ہے۔

قانون کے مطابق، سزا کا مستحق ہوگا۔

آئین نے 14 سال سے کم عمر کے بچوں کو خطرناک کاموں، جیسے کارخانوں اور دکانوں میں روزگار دینے کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ بچہ مزدوری، غیر قانونی قرار دیے جانے اور بچوں کے حقِ تعلیم کو تسلیم کئے جانے کے ساتھ، استحصال کے خلاف حق، زیادہ بامعنی ہوگیا ہے۔

مذہبی آزادی کا حق

ہمارے آئین کے مطابق، ہر شخص کو اپنی مرضی کے مطابق، مذہب کی پیروی کرنے کی آزادی حاصل ہے۔ یہ آزادی، جمہوریت کے لئے مہر تصدیق مانی جاتی ہے۔ تاریخی اعتبار سے دنیا کے مختلف حصوں میں ایسے حکمراں اور شہنشاہ رہے ہیں جو اپنے ملک کے باشندوں کو مذہبی آزادی نہیں دیتے تھے۔ اگر ان کا مذہب، حکمراں کے مذہب سے الگ ہوتا تو ان کے خلاف مقدمات چلائے جاتے یا ان کو مجبور کیا جاتا کہ وہ بھی حکمراں کا مذہب اختیار کریں۔ ہمیشہ سے ہی جمہوریت نے حق آزادی مذہب کو ایک اصول کے طور پر شامل کیا۔

مذہب اور عبادت کی آزادی

ہندوستان میں ہر شخص کو اپنی مرضی کے مطابق مذہب اختیار کرنے اور اس کی پیروی کرنے کی آزادی ہے۔ آزادیٔ مذہب میں ضمیر کی آزادی بھی شامل ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر شخص اپنی مرضی سے مذہب کو اختیار کرنے کے لئے آزاد ہے، اسی طرح دوسرا شخص کسی مذہب کو نہ ماننے کے لئے بھی آزاد ہے۔ آزادیٔ مذہب میں، مذہب کی تبلیغ، اس کی پیروی اور اشاعت کی آزادی بھی شامل ہے۔ آزادیٔ مذہب پر کچھ پابندیاں بھی عائد کی گئی ہیں۔ امن عامہ، اخلاق اور صحت عامہ کی خاطر، حکومت، آزادیٔ مذہب اور اس کی پیروی پر بندش لگا سکتی ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ آزادیٔ مذہب ایک لامحدود حق نہیں ہے۔ بعض معاشرتی برائیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے، حکومت مذہبی معاملات میں دخل اندازی کرسکتی ہے۔ مثال کے طور پر ماضی میں حکومت نے ستی، ایک سے زیادہ شادی اور انسانی قربانی جیسی معاشرتی برائیوں کو دور کرنے کے لئے قدم اٹھائے ہیں۔ اس طرح کی پابندیوں کی مخالفت محض آزادیٔ مذہب میں دخل اندازی کے نام پر نہیں کی جاسکتی۔ اس حق پر پابندی، مختلف مذاہب کے پیروکاروں اور حکومت کے درمیان کشیدگی پیدا کرتی ہے۔ جب حکومت کسی مذہبی جماعت کی بعض سرگرمیوں پر پابندی لگانا چاہتی

© NCERT not to be republished

ہے تو اس مذہب کے لوگ اس عمل کو اپنے مذہب میں مداخلت سمجھتے ہیں۔

ایک اور وجہ سے بھی مذہبی آزادی سیاسی تنازعہ کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ آئین کے ذریعہ مذہب کی اشاعت کی آزادی عطا کی گئی ہے۔ جب کہ بعض لوگ تبدیلی مذہب کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس بنا پر کہ یہ دھمکی یا ترغیب کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ مذہب کی اشاعت کا حق، دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کو زبردستی تبدیلیٔ مذہب پر مجبور کرنے کا نام نہیں ہے۔ آئین زبردستی تبدیلی مذہب کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ ہم کو صرف اپنے مذہب کے بارے میں اطلاعات کی نشر و اشاعت کی اجازت دیتا ہے۔

تمام مذاہب میں مساوات

وہ ملک جو بہت سے مذاہب کا مسکن ہو، وہاں یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ تمام مذاہب کے تئیں مساوی سلوک کیا جائے۔ اس کے منفی معنی ہیں کہ حکومت کسی مخصوص مذہب کی حمایت نہیں کرے گی۔ ہندوستان کا کوئی سرکاری مذہب نہیں ہے۔ ملک کا وزیر اعظم، صدر جمہوریہ یا کوئی بھی عہدیدار بننے کے لئے، کسی مخصوص مذہب کا پیروکار ہونا ضروری نہیں ہے۔ ہم یہ بھی دیکھ چکے ہیں کہ حق مساوات کے تحت، اس بات کی ضمانت ہے کہ حکومت روزگار دینے میں، مذہبی بنیاد پر امتیاز نہیں برتے گی۔ حکومت کے زیر انتظام ادارے کسی مذہب کی تبلیغ نہیں کریں گے، نہ کسی مذہب کی تعلیم دیں گے اور نہ ہی کسی مذہب کے پیروکاروں کی حمایت کریں گے۔ ان دفعات کا مقصد سیکولرزم کے اصول کو قائم کرنا اور فروغ دینا ہے۔

سرگرمی

عام مذہبی سرگرمیوں کی ایک فہرست بنائیے جو آپ کے گاؤں یا شہر میں ہوتی ہیں۔
ان میں سے کون سی سرگرمی کا تعلق مذہبی آزادی سے ہے؟
اگر آپ کے علاقہ میں عوام کو یہ حق حاصل نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟

ثقافتی اور تعلیمی حقوق

جب ہم ہندوستانی معاشرے کی بات کرتے ہیں تو ہمارے ذہن میں ایک متنوع تصویر اُبھرتی ہے۔ یہ یک رُخی

© NCERT not to be republished

معاشرہ نہیں ہے بلکہ وسیع و گوناگوں رنگوں والا ہے۔ ایسے تنوع پسند معاشرے میں، ایسے معاشرتی طبقہ ہوں گے جو تعداد میں دوسرے طبقوں سے کم ہوں گے۔ اگر کوئی گروہ اقلیت میں ہے تو کیا اس کو اکثریتی طبقہ کی تہذیب اختیار کرنی ہوگی؟

سردار حکم سنگھ

[CAD VIII p. 322]

اس بات کو دیکھنا کہ اقلیتیں خود کو حقیقی معنی میں محفوظ سمجھیں، اکثریت کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ ایک سیکولر مملکت میں یہی چیز اقلیتوں کے لیے سب سے بڑی حفاظت کی ضمانت ہے اور اسی سے اقلیتوں میں قوم پرستی کا جذبہ بھی پروان چڑھتا ہے۔۔۔۔ اکثریت کو اپنے قومی نظریے اور جذبے پر غرور نہیں کرنا چاہئے ۔۔۔۔۔۔ وہ خود کو ذرا اقلیتوں کی پوزیشن میں رکھ کر دیکھیں اور پھر ان کے اندیشوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ تحفظ کے حوالے سے اقلیتوں کے مطالبات ان کے اپنی ذہنی اندیشوں پر مبنی ہوتے ہیں جن کا تعلق ان کی زبان، ان کے رسم الخط اور ان کی خدمات سے ہوتا ہے۔

ہمارے آئین کا کہنا ہے کہ تنوع ہی ہماری طاقت ہے۔ لہٰذا، بنیادی حقوق میں سے ایک حق، اقلیتوں کو اپنی تہذیب قائم رکھنے کا ہے۔ اقلیت کو یہ رتبہ صرف مذہب کی بنیاد پر منحصر نہیں۔ اس دفعہ میں لسانی اور تہذیبی اقلیتیں بھی شامل ہیں۔ اقلیت وہ گروہ ہے جس کی مشترکہ زبان یا مذہب ہے، وہ ملک کے کسی ایک حصہ یا تمام حصوں میں رہتی ہے اور دوسری معاشرتی طبقوں سے تعداد میں کم ہے۔ ایسی برادریوں کی اپنی تہذیب، زبان اور رسم الخط ہوتا ہے جس کے تحفظ اور فروغ کے لئے ان کو حق حاصل ہے۔

تمام اقلیتیں، مذہبی یا سیاسی، اپنے تعلیمی ادارے قائم کرسکتی ہیں۔ اس طریقہ سے وہ اپنی تہذیب کا تحفظ اور فروغ کرتی ہیں۔ البتہ، تعلیمی اداروں کو دی جانے والی سرکاری امداد مہیا کرتے ہوئے حکومت کسی تعلیمی ادارے کے ساتھ محض اس لئے امتیاز نہیں برتے گی کہ اس کا انتظام اقلیتی برادری کے ہاتھ میں ہے۔

© NCERT not to be republished

آئینی چارہ جوئی کا حق

اس بات سے اتفاق کیا جائے گا کہ ہمارے آئین میں بنیادی حقوق کی ایک موثر فہرست شامل ہے، لیکن حقوق کی محض ایک فہرست تحریر کر دینا ہی کافی نہیں ہے۔ ایسا طریقہ بھی ہونا چاہئے جس کے ذریعہ جدوجہد کر کے ان حقوق کو حاصل کیا جا سکے اور ان پر ہونے والے کسی بھی حملہ کو روکا جا سکے۔ آئینی چارہ جوئی کے حق کے معنی ہیں، وہ طریقے جن کے ذریعہ یہ حقوق حاصل ہوں گے۔ ڈاکٹر امبیڈکر نے حق چارہ جوئی کو ''آئین کی روح اور دل'' قرار دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے: بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کی صورت میں شہری کو براہ راست ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ حکم نامہ جاری کر سکتے ہیں اور حکومت کو ان حقوق پر عمل درآمد کرنے کی ہدایت دے سکتے ہیں۔

عدالتیں، بعض مخصوص حکم نامے جاری کر سکتی ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔

- **حاضری ملزم (Habeas Corpus)** : اس رِٹ یا حکم نامہ کے معنی یہ ہیں کہ گرفتار شدہ شخص کو، عدالت کے سامنے پیش کیا جائے۔ اگر گرفتاری کی وجہ قانونی یا اطمینان بخش نہیں ہے تو اس شخص کو فوراً رہا کرنے کا حکم بھی جاری کیا جا سکتا ہے۔
- **ماتحت عدالت کے نام حکم نامہ (Mandamus)** : یہ رِٹ اس وقت جاری کی جاتی ہے جب عدالت کو یہ علم ہو کہ ایک مخصوص، عہدیدار اپنا قانونی فرض ادا نہیں کر رہا ہے اور اس وجہ سے کسی شخص کے حق کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔
- **حکم امتنائی (Prohibition)** : جب عدالت کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی انتظامی محکمہ، قانونی اختیارات اس کے بغیر کام کر رہا ہے تو عدالت اس کو ایسا کرنے سے روکنے کے لئے یہ حکم جاری کرتی ہے۔
- **حکم تاکیدی (Quo Warranto)** : اگر عدالت کے علم میں یہ بات آئے کہ ایک شخص کسی عہدہ پر تعینات ہے لیکن اس عہدہ کے لئے حقدار نہیں، تو یہ رِٹ یا حکم نامہ جاری کرتی ہے اور اس شخص کو عہدیدار بنے رہنے سے روکتی ہے۔

میں، مقامی آبادی میں تو اقلیت میں ہوں لیکن شہر کے اندر اکثریت میں ہوں۔ میری بولی کو دیکھیں تو میں اقلیت میں ہوں لیکن مذہب کا خیال کریں تو اکثریت میں ہوں۔ کیا ہم سب اقلیتیں نہیں ہیں؟

© NCERT not to be republished

قومی کمیشن برائے انسانی حقوق

(NATIONAL HUMAN RIGHTS COMMISSION)

کسی آئین کے ذریعہ فراہم کردہ حقوق کا اصل امتحان اس کے نفاذ میں پوشدہ ہوتا ہے۔ معاشرے کے غریب، اِن پڑھ، پسماندہ اور محروم طبقوں کو اپنے حقوق پر عمل کرنے کا اہل ہونا چاہئے۔ بعض تنظیمیں، جیسے شہری آزادی کے لئے عوامی جماعت (P.U.C.L.) یا جمہوری حقوق کے لئے عوامی جماعت (P.U.D.R.) حقوق کی خلاف ورزی کے خلاف نگہبان کے طور پر کام کر رہی ہیں۔ اس پس منظر میں حکومت نے 1993 میں ایک ادارہ 'قومی کمیشن برائے انسانی حقوق' کے نام سے قائم کیا۔

قومی کمیشن برائے انسانی حقوق میں، سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس، سپریم کورٹ کے ایک سابق جج، ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس اور مزید دو ایسے ممبران بھی شامل ہوتے ہیں جو انسانی حقوق سے متعلق معلومات اور عملی تجربہ رکھتے ہوں۔

کمیشن کے اہم کام ہیں: تحقیقات کے لئے پہل کرنا، کسی متاثرہ شخص کے ذریعہ حقوق کی خلاف ورزی کے خلاف اپیل دائر کرنے پر تحقیقات کا حکم دینا، قیدیوں کی حالت کا جائزہ لینے کے لئے جیل کا معائنہ کرنا، انسانی حقوق کے معاملات میں تحقیق کی ذمہ داری لینا، وغیرہ وغیرہ۔

کمیشن کو ہر سال ہزاروں کی تعداد میں شکایات موصول ہوتی ہیں۔ ان کا تعلق زیرحراست موت، زیرحراست عصمت دری، غائب ہونا، پولیس کی زیادتیاں، ایکشن لینے میں ناکامی، خواتین کی بے حرمتی وغیرہ سے ہوتا ہے۔ اس کی سب سے اہم مداخلت، پنجاب سے غائب نوجوانوں اور گجرات کے فسادات کے معاملوں میں ہوئی اور یہ مداخلت کافی موثر ہوئی۔

کمیشن کو قانونی کارروائی کا اختیار نہیں ہے۔ یہ حکومت کو صرف تجاویز پیش کر سکتا ہے یا عدالتوں کو، اپنے ذریعہ کی گئی تحقیقات کی بنا پر کارروائی جاری رکھنے کے لئے تجویز پیش کر سکتا ہے۔

◈ **مِسل طلبی (Certiori)** : اس رٹ کے تحت، عدالت، نچلی عدالت یا کسی دوسری انتظامیہ کو یہ حکم جاری کرسکتی ہے کہ زیرالتوا معاملہ کسی بالا عدالت یا انتظامیہ کے پاس منتقل کردے۔

عدلیہ کے علاوہ بعد کے سالوں میں، حقوق کے تحفظ کے لئے کچھ اور طریقے بھی بنانے گئے۔ آپ نے اقلیتوں کا قومی کمیشن درج فہرست ذاتوں کا قومی کمیشن وغیرہ کے بارے میں سُنا ہوگا۔ یہ ادارے، خواتین، اقلیتوں اور دلتوں کے حقوق کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ قومی کمیشن برائے انسانی حقوق کو قانون کے ذریعہ قائم کیا گیا ہے تاکہ بنیادی اور دوسرے حقوق کا تحفظ ہوسکے۔

حکومت کی حکمت عملی کے رہنما اصول

ہمارے آئین ساز جانتے تھے کہ آزاد ہندوستان بہت سی مشکلات کا سامنا کرنے والا ہے۔ ان کا شہریوں میں مساوات اور خوش حالی لانا، سب سے بڑا مقصد تھا۔ ان کو یہ بھی فکر تھی کہ ان مسائل کے حل کے لئے، کچھ رہنما اصول ہونے چاہئیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ آئین، مستقبل کی حکومتوں کو بعض رہنما اصولوں کا پابند نہیں بنانا چاہتا تھا۔ لہٰذا، ہمارے آئین سازوں نے طے کیا کہ حکومت کو پابند بنائے بغیر، کچھ ہدایات کو آئین میں شامل کردینا چاہئے۔

لہٰذا، آئین میں مملکت کی حکمت عملی کے لئے کچھ ہدایات شامل کی گئیں۔ لیکن ان کو قانونی طور پر نافذ کرنے کی چھوٹ نہیں دی گئی۔ اس کے معنی ہیں کہ اگر کوئی حکومت، کسی مخصوص ہدایت پر عمل نہیں کرتی تو ہم عدالت سے رجوع نہیں کرسکتے تاکہ وہ حکومت کو اس ہدایت پر عمل کرنے کا حکم جاری کرسکے۔ چنانچہ، رہنما اصولوں کو ''عدالت کے اختیار سماعت سے باہر'' کہا جاتا ہے۔ یعنی آئین کے وہ حصے جو عدالت کے ذریعہ نافذ نہیں کئے جاسکتے۔ ہمارے آئین سازوں کا خیال تھا کہ حکومت ان اصولوں کو سنجیدگی سے لے گی۔ اس کے علاوہ وہ یہ امید بھی رکھتے تھے کہ مستقبل کے حکمراں'' ان ہدایات کو عمل میں لانے کے ذمہ دار ہوں گے۔ لہٰذا، ان اصولوں کی ایک علاحدہ فہرست تیار کی گئی جو آئین میں شامل ہیں۔ اس کو ''حکومت کی حکمتِ عملی کے رہنما اصول'' کہا جاتا ہے۔

© NCERT not to be republished

رہنما اصولوں میں کیا شامل ہے؟

رہنما اصولوں کے باب میں، تین اہم چیزیں شامل ہیں:

- وہ مقاصد جو بحیثیت معاشرہ قبول کرنا چاہئیں۔
- بنیادی حقوق کے علاوہ بعض اور حقوق جو شہریوں کو حاصل ہوں گے۔
- بعض حکمت عملیاں جو حکومت کو اختیار کرنی چاہئیں۔

درج ذیل دیے گئے اصولوں پر نظر ڈالنے سے آپ کو آئین سازوں کی دوراندیشی کا اندازہ ہوگا۔

حکومت نے مملکت کے ہدایتی اصولوں میں سے بعض موضوعات پر، وقتاً فوقتاً عمل درآمد کی کوششیں کی ہیں۔ انھوں نے زمینداری نظام ختم کرنے کے لئے کئی بل منظور کئے، بنکوں کو قومی درجہ دیا، بہت سے فیکٹری قانون بنائے، کم از کم اُجرت طے کی، دیہی اور چھوٹی صنعتوں کو فروغ دیا، پس ماندہ ذاتوں اور قبائل کی ترقی کے لئے دفعات طے کیں۔ رہنما اصولوں پر عمل کے لئے تعلیم کے حق، پورے ملک میں پنچایتی اداروں کی تشکیل، روزگار ضمانت پروگرام کے تحت جزوی کام کا حق اور مِڈ ڈے میل (دوپہر کا کھانا) کی اسکیموں وغیرہ کی شکل میں، حکومت نے بہت سی کوششیں کیں۔

شہریوں کے بنیادی فرائض

- 1976 میں، 42 ویں ترمیم منظور کی گئی۔ دوسری چیزوں کے علاوہ، اس ترمیم نے شہریوں کے بنیادی فرائض کی فہرست بھی شامل کی۔ کل مِلا کر، دس فرائض کا تعین کیا گیا، لیکن میں ان کے نفاذ کے طریقۂ کار کر شامل نہیں ہے۔
- بحیثیت شہری، ہمیں ملک اور معاشرے کے تئیں ان فرائض کی ادائیگی کرنی چاہئے اور ملک کو مساوات اور ترقی کی راہ پر گامزن رکھنے میں مدد دینی چاہئے۔
- بہرحال، یہ ذہن نشیں کرنا لینا چاہئے کہ حقوق سے فائدہ اٹھانے میں، ہمارا آئین ایسی کوئی شرط فرائض ادا کرنے کی نہیں عائد کرتا۔

اپنی معلومات چیک کیجئے

اندازہ کے مطابق، ہندوستان میں تقریباً تیس لاکھ لوگ شہروں میں بے گھر ہیں۔ ''رین بسیرے'' اس آبادی کے صرف پانچ فیصد کو ہی مہیا ہیں۔ موسم سرما کے دوران، ان میں سے سینکڑوں بوڑھے اور بیمار لوگ سردی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ رہائش کا کوئی پکّا ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے یہ لوگ راشن کارڈ اور ووٹنگ کارڈ سے محروم رہتے ہیں۔ ان دستاویزات کے بغیر ضرورت مند مریضوں کو سرکاری سہولیات نہیں ملتیں۔ ان بے گھر لوگوں کی بڑی تعداد بے ضابطہ مزدوروں کی حیثیت سے کام کرتے ہیں اور بہت کم اجرت پاتے ہیں۔ ملک کے مختلف حصوں سے، کام کی تلاش میں ہزاروں لوگ شہروں کی جانب سفر کرتے ہیں۔

آئینی چارہ جوئی کے حق کے تحت، سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنے کے لئے ان حقائق کا استعمال کیجئے۔ آپ کی اپیل میں مندرجہ ذیل نکتے ہونے چاہئیں:

(a) روزمرّہ کی زندگی میں بے گھر لوگوں کو کون سے بنیادی حقوق حاصل نہیں ہیں؟

(b) آپ سپریم کورٹ سے کس قسم کا حکم جاری کرائیں گے؟

بنیادی حقوق اور رہنما اصولوں کے مابین رشتہ

بنیادی حقوق اور رہنما اصولوں کے درمیان رشتہ ایک دوسرے کے لئے ستائشی دکھائی دیتا ہے۔ بنیادی حقوق حکومت کو بعض کام کرنے سے روکتے ہیں، جبکہ رہنما اصول بعض کام انجام دینے کی نصیحت کرتے ہیں۔ بنیادی حقوق افراد کے حقوق کی حفاظت کرتے ہیں، جبکہ رہنما اصول پورے معاشرے کی فلاح کو یقینی بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

رہنما اصول

حکومت کے دائرۂ اختیار سے باہر

مناسب ذرائع زندگی

یکساں کام کے عوض یکساں اُجرت
(عورتیں اور مردوں کے لئے)

روزگار کا حق

اقتصادی استحصال کے خلاف حق

مفت اور ضروری تعلیم کا بچوں کا حق

مقاصد

عوام کی فلاح بہبود

معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی انصاف

رہن سہن کا معیار بلند کرنا

وسائل کی مساوی تقسیم

عالمی امن کا فروغ

حکمت عملیاں

یکساں سِول کوڈ

نشیلی اشیاء کے استعمال کی ممانعت

دیہی صنعتوں کا فروغ

مفید مویشیوں کے ذبح کی ممانعت

گاؤں پنچایتوں کا فروغ

کوئی مجھے بتائے کہ آئین میں اچھی باتیں کرنے سے کیا فائدہ اگر ان کو کسی عدالت کے دریعہ نافذ نہ کیا جاسکے۔

بعض اوقات جب حکومت رہنما اصولوں میں سے بعض اصولوں پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے تو وہ شہریوں کے بنیادی حقوق سے ٹکراتے ہیں۔

یہ دِقت اس وقت پیدا ہوئی جب حکومت نے زمینداری نظام کو ختم کرنے کے قوانین منظور کئے۔ ان اقدامات کی مخالفت اس وجہ سے کی گئی کہ وہ حقِ جائیداد کے خلاف ہیں۔ بہرحال یہ ذہن میں رکھتے ہوئے کہ معاشرے کی ضروریات، انفرادی ضروریات سے زیادہ اہم ہیں، حکومت نے آئین میں ترمیم کی تاکہ مملکت کے رہنما اصولوں کو عملی جامہ پہنایا جاسکے۔ اس کے نتیجہ میں ایک طویل قانونی جنگ شروع ہوگئی۔ مجلس عاملہ اور عدلیہ نے سخت نقطۂ نظر اختیار کیا۔ حکومت کا کہنا تھا کہ رہنما اصولوں پر عمل درآمد کے لئے بنیادی حقوق کو محدود کیا جاسکتا ہے اس کے پس پردہ یہ دلیل تھی کہ عوام کی فلاح کی راہ میں حقوق رکاوٹ بنتے ہیں۔ دوسری جانب عدالت کا نقطۂ نظر تھا کہ بنیادی حقوق اس قدر اہم اور مقدس ہیں کہ ان کو محض اس لئے کم نہیں کیا جاسکتا کہ رہنما اصولوں پر عمل کرنا ہے۔

اس وجہ سے بحث ومباحثہ کا سلسلہ مزید پیچیدہ ہوگیا۔ یہ معاملہ آئین کی ترمیم سے متعلق تھا۔ حکومت کا کہنا تھا کہ وہ آئین کے کسی بھی حصہ میں ترمیم لاسکتی ہے۔ عدالت کا کہنا تھا کہ اس طرح کی ترمیم، بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہوگی۔ کیشونندا بھارتی کیس کے سلسلے میں ہوئے فیصلہ نے اس بحث ومباحثہ کو ختم کردیا۔ اس کیس میں سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ بعض بنیادی پہلو ہوسکتے ہیں، اور ان کو پارلیمنٹ تبدیل نہیں کرسکتی۔ اس سے متعلق تفصیلات ہم باب 9 میں پیش کریں گے: یہ عنوان ''بحیثیت ایک زندہ جاوید دستاویز''۔

حق جائیداد

حقوق اور رہنما اصولوں کے مابین تنازعہ سے متعلق بحث ومباحثہ کے پس پردہ ایک اہم وجہ تھی: آئین میں ابتداء سے ہی ایک بنیادی حق شامل تھا۔ ''جائیداد حاصل کرنے، قبضہ میں رکھنے اور قائم رکھنے کا حق''، لیکن آئین نے اس کو واضح کردیا تھا۔ کہ حکومت کسی شخص کی جائیداد کو، عوام کی فلاح وترقی کے لئے، حاصل کرسکتی ہے۔ 1950 سے، حکومت نے بہت سے ایسے قانون وضع کئے جن کے ذریعہ جائیداد کا حق ختم کردیا گیا۔ یہ حق دراصل بنیادی حقوق اور رہنما اصولوں کے مابین مباحثہ کی ایک اہم وجہ تھا۔ آخرکار، 1973 میں، سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ جائیداد کا حق، آئین کے بنیادی ڈھانچہ کا حصہ نہیں ہے۔ لہٰذا، پارلیمنٹ نے ترمیم کے ذریعہ اس حق کو محدود کردیا۔ 1978 میں، جنتا پارٹی حکومت نے، 44 ویں ترمیم کے ذریعہ، جائیداد کا حق کو بنیادی حقوق کی فہرست سے علاحدہ کردیا اور اسے ایک قانونی حق میں تبدیل کردیا۔

آپ کے خیال میں، اس حیثیت سے جائیداد کے حق میں کیا فرق آیا؟

भ्रूण हत्या और यौन उत्पीड़न के खिलाफ मुहिम

आठ मार्च से जिला स्तर पर संवेदना परामर्श केंद्र खोलने का एलान

के खिलाफ मुहिम चलाई थी वैसी ही आंधी इस वक्त भी जरूरी है। क्यों कि जिस देश में नारी का सम्मान नहीं है, वह देश तरक्की नहीं कर सकता। हमारे यहां अर्धनारीश्वर की परंपरा रही है। हमें उस पर चलते हुए अपने आधे हिस्से को बेहतरी सम्मान और सुरक्षा के लिए कदम उठाने ही चाहिए। दहेज के खिलाफ युवाओं

स्त्री भ्रूण हत्याएं रोकी जाएं : पाटील

वार्ड सदस्य खातून को दबंगों ने कालिख पोत कर घुमाया

डायन कह कर यातना देने वालों की अब खैर नहीं

Dalit family finally gets some respite from court

Sessions court sends the case back to magistrate with direction to pass a fresh order

• Verdict of ACJM quashed

• Family alleges persecution by high caste people

बाल विवाह के खिलाफ आवाज उठाई दो बहादुर बच्चियों ने

اپنی معلومات چیک کیجئے

جنوبی افریقہ کے بل میں شامل اور ہند میں مملکت کی حکمتِ عملی کے رہنما اصولوں کے اہم نقاط پڑھئے۔ ان دونوں فہرستوں کے درمیان ایک جیسے نقاط کیا ہیں۔

جنوبی افریقہ کے بل نے ان پہلوؤں کو حق میں کیوں شامل کیا؟

اگر آپ کو کسی ملک کا آئین تحریر کرنا ہو تو کیا تجویز کریں گے؟

اختتام

مہاراشٹر کے ایک انتہا پسند مصلح جیوتی راؤ پھولے (1827-1890) کی تحریروں میں اس خیال کا ابتدائی اظہار ملتا ہے کہ حقوق میں آزادی اور مساوات دونوں شامل ہیں۔ قومی تحریک کے دوران اس تصور میں تیزی اور وسعت حاصل ہوئی جو بنیادی حقوق کی شکل اختیار کر گئی۔ ہمارے آئین نے اس طویل مدتی روایت کی جھلک دکھاتے ہوئے، بنیادی حقوق کی فہرست پیش کی۔ 1950 میں عدالت نے حقوق کے ایک اہم محافظ کے طور پر خدمت انجام دی ہے۔

عدالتی تشریحات نے حقوق کے دائرۂ کار کو بہت سے معنی میں وسعت دی ہے۔ ہمارے ملک کی حکومت اور انتظامیہ اس مجموعی دائرۂ کار میں کام کرتے ہیں۔ حکومت کے کام کاج پر حقوق، پابندیاں عائد کرتے ہیں اور ملک کی جمہوری حکومت کو یقینی بناتے ہیں۔

مشق

1۔ درج ذیل بیانات میں صحیح یا غلط بتائیے:

(a) منشورِ حقوق کسی ملک کے باشندوں کو حاصل حقوق پر مشتمل ہوتا ہے۔

(b) منشورِ حقوق افراد کی آزادی کا تحفظ کرتا ہے۔

© NCERT not to be republished

(c) دنیا کے ہر ملک کا ایک منشورِ حقوق ہے۔

(d) حقوق کی خلاف ورزی کے خلاف چارہ جوئی کی آئین ضمانت دیتا ہے۔

2۔ درج ذیل میں سے کون سا بیان بنیادی حقوق کے متعلق سب سے بہتر ہے؟

(a) وہ تمام حقوق جو کسی فرد کو حاصل ہونے چاہئیں۔

(b) وہ تمام حقوق جو قانوناً شہریوں کو ملنے چاہئیں۔

(c) وہ حقوق جن کو آئین عطا کرتا ہے اور تحفظ کر دیتا ہے۔

(d) آئین کے ذریعہ عطا کردہ حقوق، جن پر کبھی پابندی نہیں لگائی جا سکتی۔

3۔ درج ذیل صورتِ حال کا مطالعہ کیجئے۔ ان میں سے ہر ایک میں کس بنیادی حق کی خلاف ورزی ہو رہی ہے اور کیوں؟

(a) قومی ہوائی سروسیز میں مردوں کے عملہ کو ترقی کی اجازت ہے لیکن موٹاپا حاصل کرنے والی عورتوں پر جرمانہ لگایا جاتا ہے۔

(b) کوئی ڈائریکٹر ایک دستاویزی فلم بناتا ہے جس میں حکومت کی حکمت عملیوں پر تنقید ہے۔

(c) ایک بڑا ڈیم بنانے کے نتیجہ میں بے گھر افراد باز آبادکاری کا مطالبہ کرتے ہیں۔

(d) آندھرا پردیش سے باہر آندھرا سوسائٹی تیلیگو میڈیم اسکول چلاتی ہے۔

4۔ درجہ ذیل میں سے کون سی ثقافتی اور تعلیمی حقوق کی درست تشریح ہے؟

(a) جس اقلیت نے وہ تعلیمی ادارہ کھولا ہے، اسی اقلیت کے بچے وہاں تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

(b) سرکاری اسکولوں کو یقینی بنانا چاہئے کہ اقلیتی گروہوں کے بچے عقائد اور ثقافت کی معلومات پائیں گے۔

(c) لِسانی اور مذہبی اقلیت اپنے بچوں کے لئے اسکول کھول سکتی ہیں اور ان ہی کے لئے ریزرو کر سکتی ہیں۔

(d) لِسانی اور مذہبی اقلیتیں مطالبہ کر سکتی ہیں کہ ان کے بچے صرف اپنے اقلیتی اداروں میں ہی تعلیم حاصل کریں گے۔

5۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سی بات بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے اور کیوں؟

(a) کم سے کم اجرت ادا نہ کرنا۔

(b) کسی کتاب پر پابندی عائد کرنا۔

© NCERT not to be republished

(c) رات 9 بجے کے بعد لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر پابندی لگانا۔

(c) تقریر کرنا۔

6۔ غریبوں کے درمیان سرگرم کارکن کا کہنا ہے کہ غریبوں کو بنیادی حقوق کی ضرورت نہیں۔ ان کو ضرورت ہے کہ رہنما اصولوں کو قانوناً نافذ کیا جائے۔ کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں؟ اپنی دلیلیں پیش کیجئے۔

7۔ بہت سی رپورٹ ظاہر کرتی ہیں کہ پاخانوں کی صفائی کرنے والے بہت سے افراد اب بھی یہ کام کرنے پر مجبور ہیں۔ حکمراں ان کو کوئی دوسری ملازمت دینا نہیں چاہتے۔ ان کے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے سے روکا جاتا ہے۔ اس مثال میں، کون سے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہے؟

8 حقوق انسانی کے لئے سرگرم ایک گروہ نے عدالت کی توجہ، فاقہ اور بھوک سے متاثر ملک کے حالات کی طرف مبذول کرائی۔ فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کے گوداموں میں تقریباً پانچ کروڑ ٹن اناج موجود ہے۔ تحقیق ظاہر کرتی ہے کہ بہت سے راشن کارڈ ہولڈر نہیں جانتے کہ راشن کی دکان سے وہ کتنا اناج خرید سکتے ہیں۔ اس گروہ نے عدالت سے درخواست کی کہ وہ حکومت کو اپنا تقسیمِ اناج پروگرام سدھارنے کی ہدایت دے۔

(a) اس معاملہ میں، کون سے حقوق کا تعلق ہے؟ ان حقوق سے کس طرح آپس میں جوڑا جا سکتا ہے؟

(b) کیا یہ حقوق، حقِ زندگی میں شامل ہونے چاہئیں۔

9۔ اس باب میں مذکور، سومناتھ لاہری کا آئین ساز اسمبلی میں بیان پڑھئے۔ کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں؟ اگر ہاں، اس کو ثابت کرنے کے لئے کچھ مثالیں دیجئے۔ اگر نہیں، اس نقطۂ نظر کے خلاف وجہ بتائیے۔

10۔ آپ کی رائے میں کون سا بنیادی حق سب سے زیادہ اہم ہے؟ اس کی دفعات کا مختصر خاکہ پیش کیجئے اور دلیل کے ذریعہ بتائیے کہ یہ سب سے اہم کیوں ہے؟

© NCERT not to be republished